مولانا محمد عبید اللہ عفیف

احکام و مسائل

عید الفطر

عید الفطر کے سلسلہ کا یہ مختصر اہم اور مفصل مضمون ہمیں اس وقت ملا جب پرچہ تقریباً ترتیب دیا جا چکا تھا، بہرحال جتنی کچھ گنجائش نکالی جا سکتی تھی ہم نے نکالی، ایک دو مضامین کو قسط وار کر دیا گیا جبکہ جلد کا آخری شمارہ ہونے کی وجہ سے ہماری کوشش یہ تھی کہ اس میں قسط وار مضامین نہ ہونے کے برابر ہوں، لیکن اب مجبوری ہے۔ آئندہ شمارہ میں یہ مضمون (ادارہ)

قال اللہ عز وجل:

"ولتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون ؁"

"۔ ۔ ۔ (یہ آسانی کا حکم اس لئے دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار کر لو، اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے، تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکریہ ادا کرو۔"

بہ حکم خداوند کریم جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت اہلِ مدینہ ایرانی تہذیب کے سایہ تلے، ایرانیوں کی دونوں عیدیں نوروز، مہرجان کو ایرانیوں کی دیکھا دیکھی پورے ٹھاٹھ باٹھ سے منایا کرتے تھے۔ چونکہ یہ عیدیں عجمی تہذیب و تمدن کی عکاس اور ترجمان تھیں، اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان عیدوں کے اہتمام سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

"عن انس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ابدلکم اللہ بھما خیرا منھما یوم الاضحیٰ و یوم الفطر" اخرجہ ابوداؤد والنسائی باسناد صحیح، سبل السلام ص ۶۷ ج ۲

کہ "جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ دو غیر اسلامی تہوار منایا کرتے تھے - آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ان دو تہواروں سے بہتر تم کو دو عیدیں عید الفطر، عید الاضحیٰ عطا فرمائی ہیں۔"

چنانچہ عید الفطر کا حکم ۲ھ میں اسی (مذکورہ بالا) آیت شریف میں دیا گیا۔ اور اس آیت میں عید الفطر کی غرض وغایت صرف دو جملوں میں بیان کر دی ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار اور اس کی نعمتوں کا شکریہ۔ چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

"سمعت من ارضی من اھل العلم بالقرآن یقول لتکملوا العدۃ شھر رمضان ولتکبروا اللہ عند اکمالہ علی ما ھداکم واکمالہ مغیب الشمس من آخر یوم من ایام شھر رمضان۔" (سنن بیہقی ص ۳۷۸)

کہ "ماہرین قرآن کہتے ہیں کہ "لتکملوا العدۃ" سے رمضان کے روزوں کی تکمیل مراد ہے اور "لتکبروا اللہ" سے مراد اختتام رمضان پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا مقصود ہے۔"

اور امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"والتکبیر اولہ من رؤیۃ الھلال وآخرہ انقضاء العید وھو فراغ الامام من خطبتہ۔" (اختیارات ابن تیمیہ ص ۸۹)

کہ "عید کا چاند دیکھ کر تکبیریں شروع کر دی جائیں اور عید کے خطبہ کے ساتھ ختم کر دی جائیں۔"

گہری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عید الفطر کے مسائل یعنی تکبیرات، عید کی رات کا قیام، غسل، خوبصورت لباس، خوشبو، راستے میں بلند آواز سے تکبیریں کہنا، راستہ بدل کر آنا جانا، عید کی نماز کھلے میدان میں ادا کرنا، صدقہ فطر ادا کرنا اور بعد از عید صدقہ دینا وغیرہ، سب اللہ کی بڑائی اور ادائے شکر و نعمت کی تکمیل ہیں۔ مختصر طور پر ان مسائل کو ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں:

۱۔ **نمازِ عید الفطر واجب ہے**: نمازِ عید کے سنت اور واجب ہونے میں

اختلاف ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں:

"هي عند الشافعي وجمهور اصحابه وجماهير العلماء سنة مؤكدة"

کہ شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک یہ سنت مؤکدہ ہے!

مگر علامہ امیر یمانی کے مطابق نماز عید الفطر واجب ہے، اور یہی صحیح ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"وجوبه هو الظاهر من مداومته صلى الله عليه وسلم والخلفاء بعده والامر باخراج النساء والامر اصله الوجوب" (سبل السلام ص ۶۷ ج ۲)

یعنی اس کا واجب ہونا بالکل ظاہر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء نے اس کو ہمیشہ پڑھا۔ بلکہ عورت کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی نماز عید ادا کرے اور صیغہ امر در حقیقت وجوب کے لئے ہوتا ہے۔

تکبیریں!

آیت زیرِ عنوان یعنی ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم کے بعد حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

"حاصل آیت آنست کہ بعد انقضائے رمضان تکبیر مشروع است در شب و در روز مترجم رضی اللہ عنہ ازیں آیت دانستہ شد کہ ماموریم با کثار تکبیر بعد انقضائے رمضان تا انقضائے نماز عید پس در منازل و طرق و مساجد و اسواق بعد صلوٰۃ بگویند و باید کہ رفع صوت کنند و حنفیہ گفتہ اند کہ رفع صوت در عید فطر نیست بحیثیت آنکہ رفع صوت مخصوص است بجائیکہ در حدیث آمدہ باشد بندہ ضعیف گوید کہ عید از شعائر اسلام است و اظہار در شعائر اسلام مطلوب است و لہٰذا اینجا جماعت مشروع شدہ حال آنکہ اصل نزدیک ایشاں در غیر فرض ترک جماعت است پس رفع صوت در عید و مقدمات آں مشروع باشد بر اصل ایشاں۔" (مصفیٰ شرح موطا، ص ۱۷۵، ج ۱)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہوتے ہی ہم بلند آواز سے دن اور رات میں اختتام عید تک بکثرت تکبیریں کہنے کے مامور ہیں، پس محلوں، راستوں مسجدوں اور بازاروں میں ہر نماز کے بعد بآواز بلند تکبیریں کہنی چاہئیں۔ حنفیہ کے نزدیک عید الفطر میں اونچی آواز سے تکبیر کہنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ وہاں جائز ہے جہاں حدیث میں اس کی اجازت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا مؤقف درست نہیں ہے۔ کیونکہ عید شعائر اسلام سے ہے اور شعائر کا اظہار شریعت کو مطلوب ہے۔ اسی لئے اس نماز کو باجماعت پڑھا جاتا ہے۔ حالانکہ حنفیہ کے نزدیک نفلوں کی جماعت جائز نہیں ہے۔

حضرت شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے امام شافعیؒ کے مسلک کو اختیار فرمایا ہے۔ اس مسلک کی تائید مجمع الزوائد کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے:

"عن ابی ھریرۃ زینوا اعیادکم بالتکبیر" (نیل الاوطار ص۲۷۰ ج۳)

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو۔"

تکبیروں کی ابتدا:

مگر جمہور علمائے امت کا مسلک یہ ہے کہ نماز عید ادا کرنے کے لئے جاتے ہوئے تکبیروں کی ابتدا کرنی چاہیئے۔ علامہ امیر الیمانی فرماتے ہیں:

"فعند الاکثر انہ من عند خروج الامام للصلوٰۃ الی مبتدأ الخطبۃ وذکر فیہ البیھقی حدیثین وضعفھما لکن قال الحاکم ھذہ السنۃ تداولھا ائمۃ الحدیث وقد صحت بہ الروایۃ عن ابن عمر وغیرہ من الصحابہ"

(سبل السلام ص۷۱ ج۲)

کہ اکثر علمائے امت کے ہاں تکبیروں کو اس وقت شروع کیا جائے، جب امام خطبہ سے پہلے نماز کے لئے نکلے۔ امام بیہقی نے اس سلسلہ میں دو ضعیف حدیثیں بیان کی ہیں تاہم امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ ائمہ حدیث میں متداول سنت ہے جضرت

عبداللہ بن عمرؓ اور دیگر صحابہ سے بسند صحیح ثابت ہے ۔"

تکبیریں جہری :

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فعل یہ ہے کہ آپ عید کے لئے جاتے وقت بلند آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے :

"کان یغدو الی العید من المسجد وکان یرفع صوتہ بالتکبیر"

"استحب جماعۃ من الصحابۃ والسلف فکانوا یکبرون اذا خرجوا حتی یبلغوا المصلی یرفعون اصواتھم ، وقال الاوزاعی ومالک والشافعی ویزاد استحبابہ لیلۃ العیدین" (عون المعبود ص۴۴۳ ج۱)

کہ صحابہ کرامؓ اور سلف کی ایک جماعت عید کو جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیریں کہنے کو مستحب جانتی ہے ۔ امام اوزاعی ، مالک اور شافعی کا یہی قول ہے ۔"

نیل الاوطار میں ہے :

"انہ کان اذا غدا الی المصلی کبر فرفع صوتہ بالتکبیر وفی روایۃ کان یغدو الی المصلی یوم الفطر حتی اذا جلس الامام ترک التکبیر"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب عید کے لئے جاتے تو جہری آواز سے تکبیریں کہتے ۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ عیدگاہ کی طرف تکبیریں کہتے ہوئے جاتے ، جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیریں چھوڑ دیتے ۔

الفاظ تکبیرات :

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بسند جید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند ضعیف یہ الفاظ مروی ہیں :

"اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد ۔" (سبل السلام)

(باقی)